۷۸۶
۹۲

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ؁

ترجمہ۔ اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ راستہ چاہو

لاؤڈاسپیکر کے عدم جواز پر اکابرین علماء اہلسنت ہند
کا متفقہ واجب العمل فتویٰ

تحقیق المبتکر

فی

عدم جواز الصلاۃ علیٰ لاؤڈاسپیکر

منجانب

اراکین انجمن اشاعت الحق $\frac{16}{92}$ پانڈے حویلی بنارس

٧٨٦
٩٢

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝

ترجمہ: اپنی نماز بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو

لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے عدم جواز پر اکابرین علماء اہل سنت ہند کا

متفقہ واجب العمل فتویٰ

حیرت ہے وہابیوں غیر مقلدوں وہابیوں دیوبندیوں مودودیوں خصوصاً نجدیوں پر کہ بات بات پر مباحث شرعیہ کے کرنے پر بدعت پکاریں شور مچائیں اور واقعی بری کھلی ہوئی بدعت سیئہ یعنی لاؤڈ اسپیکر پر نماز کو جائز اور روا رکھیں العیاذ باللہ وہ کون سی حدیث ہے جسمیں لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنے پڑھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیا یہ دین میں نئی بات اور ایجاد و احداث نہیں جو مصداق ضلالت وفی النار ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار۔

تحقیق المبتکر

فی

عدم جواز الصلاۃ علی لاؤڈ اسپیکر

یہ فتویٰ اس بارے میں ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر نماز نہ ہوگی بحمدہ تعالیٰ علمائے کرام نے احادیث نبویہ و اقوال فقہا کی روشنی میں اس مسئلہ کو بہت اچھی طرح ثابت اور واضح فرما دیا کہ اب کچھ گنجائش چوں وچرا باقی نہ رہے۔

منجانب:- اراکین انجمن اشاعت الحق ۲۶/۱۴۵ پانڈے حویلی بنارس

قیمت ۵ر

مندرجہ ذیل سوال کا جواب از روئے شرع مطہرہ مدلل عنایت فرمائیں

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت کثرہم اللہ تعالیٰ وبقاہم الی یوم الجزاء لاؤڈ اسپیکر پر جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر پر جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ نماز نہیں ہوتی۔ بکر کہتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر پر جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ نماز ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ وغیرہ میں لاؤڈ اسپیکر پر برابر نماز ہوتی ہے ہم خود اور لاکھوں مسلمان اور علماء وغیرہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں پڑھتے ہیں کیا وہاں عالم دین نہیں ہیں جہاں اسلام کی جڑ ہے۔ تحقیق طالب یہ ہے کہ زید کا کہنا صحیح ہے یا بکر کا۔

(حاجی) العبد صدر انجمن اشاعت الحق بنارس

بازار سدانند بنارس

اللّٰہم ہدایۃ الحق والصواب

الجواب

فتویٰ حضرت محدث اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ کچھوچھہ شریف

بکر کے قول کی حقیقت اس سے ظاہر ہے کہ وہ عہد حکومت سعودیہ کی بدعتوں میں سے ایک بدعت کو دلیل شرعی قرار دیتا ہے اور کتاب و سنت و تصریحات فقہائے کرام کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ بازار مکہ میں تصویریں بکتی ہیں۔ مکہ کا نوجوان طبقہ زیادہ تر داڑھی مونڈاتا ہے اور کترانا تو عام عادت ہے۔ شہر کے اکثر گھروں میں ریڈیو پر ہر قسم کے گانے سنے جاتے ہیں۔ نماز وطواف میں اہل مکہ کم نظر آتے ہیں تو کیا بکر کے نزدیک اسکی پیش کردہ دلیل کی بنا پر جرائم شرعیہ جرم ہی نہ رہیں گے۔ وہاں کے علماء مجبور ہیں کیا حکومت کی بدعتوں کی تائید کریں یا اپنے گھروں میں خاموش رہ کر اپنے دین کی حفاظت کریں ایسے لوگوں کا عمل شرعاً ہرگز حجت نہیں۔ جو حج کو جاتے ہیں وہ ایک میلا کر لینے کے سوا دینی مسائل سے اکثر بے خبر اور اکثر بے پرواہ ہوتے ہیں اور جو دیندار اپنے دین سے واقف ہیں وہ بعونہ تعالیٰ نہ کثرت جماعت سے مرعوب ہوتے ہیں نہ کسی بدعت میں شریک ہوتے ہیں یہ تو بکر کی دلیل کا حال ہے اور زید کا دعویٰ بالکل حق ہے کیونکہ اول تو لاؤڈ اسپیکر ایک سنت کو مٹا رہی ہے۔ رسول پاک نے کثرت جماعت میں مکبرین کو قائم کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس آلے نے اس سنت کو ختم کر دیا اور جو چیز کسی سنت سے مزاحمت کرے وہ بدعت ہے۔ دوسرے نماز میں امام کو وہی لقمہ بھی دے سکتا ہے اور وہی تکبیر بھی کہہ سکتا ہے جو خود شریک نماز ہو اگر نماز سے باہر کوئی امام کو لقمہ دے اور امام قبول کرے تو نماز نہ ہوگی اگر نماز سے باہر کسی نے تکبیر کہی اور اس پر نمازیوں نے عمل کیا تو نماز نہ ہوگی اور اتنی بات تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ریڈیو نہ شریک نماز ہے نہ شریک نماز ہونے کی اسمیں اہلیت ہے وہ تو ایک آلہ ہے نمازی نہیں ہے تو اسکی تکبیر پر عمل کرنا ایک خارج از نماز کے کہنے پر عمل کرنا ہے

جس سے نماز نہیں پھر اس بدعت کی بدولت قطع صفوف کا جرم ہوتا ہے امام کعبہ کے پاس
بے مقتدی صفا و مروہ کی سڑک یعنی اپنی اپنی دکانوں میں بیٹھے کے راستہ سے مؤثر جاتا
رہتا ہے تو یہ نماز ہے یا نماز کی نقالی ہے بڑی بات سوچنے کی یہ ہے کہ اگر آلہ فیل ہو جائے
تو امام صاحب پوری نماز پڑھ گئے اور حرم سے باہر جو مقتدی کھڑے ہیں وہ کھڑے کے
کھڑے رہ گئے۔ یہ ہے ایک سنت کے مٹانے کی ناپاک بدعت کے نتائج بد جس کو
اگر بکر صدق نیت سے سوچے تو زید سے اختلاف کی جرأت نہ کرے ھذا ما عندی
والعلم عند اللہ تعالیٰ واللہ ورسولہ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم فقط
کتبہ عبیدہ المذنب الجانی۔
ابو المحامد سید محمد الاشرفی جیلانی نزیل بنارس ۱۵ صفر المظفر ۱۳۷۹ھ

الجواب صحیح	الجواب حق
احقر محمد نعیم اللہ خادم جامعہ حبیبیہ مسجد اعظم دریاباد۔ الہ آباد۔	محمد نعمت اللہ غفرلہٗ مدرسہ جامعہ حبیبیہ الہ آباد
الجواب صحیح۔ سید محمد احسان علی باندوی۔	الجواب حق و صواب
الجواب صحیح۔ مشتاق احمد نظامی۔	ابو الرضا محمد لقمان الصدیقی غفرلہٗ۔
الجواب صحیح۔ عبد العزیز عفی عنہ ٹانڈوی۔	اصاب ما اجاب
فقیر محمد ابو الوفاء فصیحی غازی پوری۔	محمد سلیمان اشرفی غفرلہٗ مدرس جامعہ رضویہ مدن پورہ بنارس
ما اجاب سیدی المحدث الاعظم صحیح حق بلا ریب	
محمد باقر علیخاں اشرفی صدر مدرس مدرسہ فاروقیہ بنارس	الجواب حق لاریب فیہ فقیر محمد ابو الوحید رضوی دربھنگوی۔

سبحان اللہ سبحان اللہ حضرت محدث اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ

کے حکم گرامی جو بفضلہ تعالیٰ عین مطابق حدیث و فقہ ہے کہ بعد ہم کم علموں کی تصدیق
نہیں بلکہ ایمان ہے حق و درست ہے فقیر عبد الوحید فریدی خادم خانقاہ حمیدیہ بنارس۔

از حضرت مجاہد ملت مولانا شاہ الحاج حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ

قادری رئیس اڑیسہ دامت برکاتہم العالیہ

مبسملاً حامداً و مصلیاً

آلہ کبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) سے نماز ادا کرنے کی ایک شورش برپا ہوتی جا رہی
ہے۔ اگر اس کی آواز متکلم کی آواز کی غیر ہے یعنی اس آلہ میں دوسری آواز پیدا ہو جاتی ہے تو اسکی
اقتدا میں فساد ظاہر ہے اور جیسے اگر آواز امام مانی جائے جب بھی اتنا ماننا پڑے گا کہ اس میں خارج
دخیل ہے ورنہ آلہ کا لگانا عبث ہو جائے گا خارج کی اقتدا عدم جواز کو مستلزم ہے اور جب
جواز و عدم جواز متعارض ہوں تو عدم جواز کو ترجیح ہوتی ہے اس بنا پر بھی فساد مرجح رہے گا لہذا نماز
میں (لاؤڈ اسپیکر) نہ لگانا چاہئے ھذا ما ظہر لی الآن لعل اللہ یحدث بعد
ذالک امرا فقط واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

فقیر محمد حبیب الرحمٰن قادری ربیع النور ۱۳۸۰ھ نزیل بنارس

الجواب صحیح و صواب والمجیب مثاب والیہ المرجع والمآب فقیر بخش الدین احمد
جعفری رضوی جونپوری غفرلہ القوی

الجواب صحیح والمجیب مثاب۔ فقیر اخلاق احمد مدرس جامعہ حمیدیہ رضویہ مدن پورہ بنارس

فتویٰ پیلی بھیت از شیر بیشہ اہل سنت حضرت مولانا مولوی مفتی الشاہ محمد حشمت علی خانصاحب علیہ الرحمۃ والرضوان

الجواب اللھم ہدایۃ الحق والصواب — فقیر کو جو کچھ تحقیق ہوا وہ یہی ہے کہ لاؤڈ اسپیکر سے جو مسموع ہوتی ہے وہ اصل متکلم کی صوت نہیں بلکہ صدا ہے اور حضرت سیدی المفتی الاعظم مولانا الشاہ محمد مصطفٰے رضا خانصاحب دام ظلہم العالی نے بھی بمبئی میں بماہ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ اپنی تحقیق یہی بیان فرمائی اور اسوقت وہاں اور جو اکابر علمائے اہل سنت مثل مخدومی مولانا سید آل مصطفٰے میاں صاحب قبلہ مارہروی و حضرت معظمی مولانا سید محمد المحدث الاعظم کچھوچھوی دامت برکاتہم القدسیہ تشریف فرما تھے سب نے اسکی تصدیق فرمائی جس کی کھلی ہوئی روشن دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہو جہاں سے اصل متکلم کی صوت بھی سنتا ہو اور لاؤڈ اسپیکر کے کسی ہارن کا منہ بھی اس کی طرف ہو تو وہ اصل متکلم کی صوت کو اور ہارن سے نکلی ہوئی صدا کو علیحدہ علیحدہ متمایز و متغایر طور سے سنے گا جیسا کہ بارہا کا مشاہدہ ہے جب یہ صدا ہے تو صدا ہی کے سب احکام اس پر مترتب ہوں گے جس طرح صدا کی اقتدا بحکم شریعت مطہرہ صحیح نہیں اسی طرح لاؤڈ اسپیکر سے سنی ہوئی آواز کی اقتداء بھی شرعاً باطل ہے نماز میں اس آلہ کا استعمال شرعاً حرام و ناجائز اور موجب بطلان نماز مصلیان ہے۔ نماز کے خطبہ میں بلا ضرورت و بے حاجت ہونے کے سبب مکروہ تنزیہی و خلاف اولیٰ ہے۔ اور وعظ و میلاد شریف کی محافل میں بلا تکلیف جائز ہے۔ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ میں آج کل ہماری شامت اعمال کے سبب حکومت نجدیہ کا تسلط ہے اس کے وہاں ظلماً جبراً جو بیجا جو حرام و ناجائز امور مثل ہدم مساجد مقدسہ و نبش مزارات مطہرہ و محو مشاہد متبرکہ و ذخیرہ لوٹا گئے اور وہاں کے حقانی علمائے اہل سنت

نے ازالۂ منکرات میں اپنی وسعت و استطاعت سے باہر تجاوز نہیں کیا بلکہ کیا ان تمام امورِ محرمہ شنیعہ قبیحہ کو بھی اپنی اسی بیہودہ دلیل ذلیل سے جائز و محمود و اتباع کے لئے تیار ہو جائیگا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جس کو اس مسئلہ کی تفسیر و تحقیق منظور ہو وہ فقیر کے رسالہ مسمی بنام تاریخی القول الاظہر فی الاقتدا بلاؤڈ اسپیکر کا مطالعہ کرے واللہ و رسولہ اعلم جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان غفر لہ ربہ تعالیٰ و حفظہ ۵ ماہ فاخر ربیع الآخر شریف ۱۳۷۹ھ جمعہ مبارکہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء

الجواب صحیح — فقیر محمد مشاہد رضا خاں قادری رضوی حشمتی عفی عنہ

از مبارکپور ضلع اعظم گڈھ حضرت استاذ العلماء مولانا حافظ مفتی محمد عبد العزیز صاحب قبلہ شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ

الجواب

لاؤڈ اسپیکر کے متعلق میری ذاتی کوئی تحقیق نہیں البتہ علمائے اہل سنت کا یہی ارشاد ہے اور احتیاط اسی میں ہے کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر استعمال نہ کیا جائے جو لوگ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنے سے استدلال کرتے ہیں ان کی غلطی ہے کہ مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ میں اس وقت نجدی حکومت ہے اس وقت کے افعال ہرگز قابل استدلال نہیں نجدیوں نے حرمین طیبین میں طرح طرح کی خرافات اور مظالم کئے ہیں اور کر رہے ہیں جو کسی طرح جائز نہیں قبر قبر پر نجدی مسلط ہیں فاتحہ اور زیارت سے روکتے ہیں مسجد مسجد نجدی مسلط ہیں مسجدوں میں نماز سے روکتے ہیں تو کیا ان کے یہ افعال جائز ہیں اور اس سے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ چونکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں مسجدوں سے روکا جاتا ہے لہٰذا جائز ہے قبروں کی زیارت

اور فاتحہ سے روکا جاتا ہے لینا جائز ہے ہرگز نہیں اسی طرح مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنے سے بھی اس کے جائز ہونے پر استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ احتیاط اسی میں ہے کہ نماز میں ہرگز لاؤڈ اسپیکر استعمال نہ کیا جائے۔

کتبہ

عبدالعزیز عفی عنہ

الجواب صحیح دارالافتاء	الجواب صحیح
عبدالمنان الاعظمی خادم	عبدالرؤف غفرلہ مدرس دارالعلوم اشرفیہ
دارالعلوم اشرفیہ	مبارکپور

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات از روئے شرع مطہرہ مدلل عنایت فرمائیں غریب امت پر احسان ہوگا۔

کیا فرماتے ہیں علمائے ملت اسلامیہ اہلسنت کثرھم اللہ تعالیٰ وبقاھم الی یوم الجزاء۔

(۱) کیا لاؤڈ اسپیکر یعنی آلہ مکبر الصوت سے مقتدیوں کی نماز ہو جائے گی اور اس سے مکبر کی ضرورت رفع ہوگی یا نہیں۔

(۲) اگر آلہ مکبر الصوت کے ذریعہ امام مقتدیوں کی امامت کرے تو اس سے سنت صحابہ کی مخالفت لازم آتی ہے یا نہیں۔

(چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جماعت کثیرہ کو امام کے انتقالات تکبیر اور تحریمہ وغیرہ پہونچانے کے لئے مکبر کا انتظام فرماتے تھے اور وہ مکبر ذی روح اور امام کے ساتھ شریک ہوتا تھا۔ اور یہ آلہ نہ تو امام کا شریک نماز ہے اور نہ ذی روح ہے۔

(۳) ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذالک سبیلا

کا کیا مطلب ہے۔

(۴) فقہاء کرام کا قول من لم یعرف احوال اہل زمانہ فہو جاہل کا یہی مطلب ہے کہ اہل زمانہ کی ضرورت اور آسانی کا خیال کرتے ہوئے صحابہ کی سنت ترک کر دے اور اگر ترک نہیں کرے گا تو اس کا شمار جاہلوں میں ہوگا۔

سائل احقر عبدالغفور خادم انجمن اشاعت الحق بنارس ۲۲ ربیع النور ۱۳۸۰ھ

فتویٰ علی گڑھ حضرت مولانا مفتی ابو سلیم محمد حفیظ اللہ صاحب مدظلہ العالی برادر اکبر جناب مولوی عبدالقیوم صاحب المعروف بہ پروفیسر

باسمہ تعالیٰ

الجواب:-

(۱) حنفی علماء کا اس میں اختلاف ہے میرے نزدیک آلہ مکبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) سے نماز نہیں ہوگی اور مکبر کی ضرورت باقی رہے گی۔

(۲) سنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مخالفت کا سوال تو اس لئے نہیں ہوتا کہ اس زمانہ میں یہ آلہ نہیں تھا البتہ اس حیثیت سے ضرور ان مکبروں کی مخالفت لازم آتی ہے کہ ان میں جو مکبر ہوتا تھا وہ شریک نماز بھی ہوتا تھا اور ذی روح بھی اس آلہ میں یہ دونوں باتیں معدوم ہیں۔

(۳) آیت کا مطلب یہ ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کیا جاتا ہے کہ آپ نہ نماز میں آواز زیادہ بلند کیجئے نہ زیادہ پست بلکہ درمیانی آواز سے نماز پڑھا کیجئے۔

(۲) نہیں۔ یہ مطلب ہرگز نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

الفقیر ابو سلیم محمد حفیظ اللہ غفرلہ
علی گڈھ

فتویٰ مفتی سہسرام شاہ آباد (آرہ) صوبہ بہار

الجواب وھو الموفق للصواب

لاؤڈ اسپیکر کی کیا حیثیت ہے اور اس کے ذریعہ قرأت کرنے اور تکبیرات انتقالات میں اس کے ذریعہ امام کی اقتداء صحیح ہوگی یا نہیں اس سلسلہ میں حضرت مولانا ظفر الدین صاحب قادری رضوی مدرس مدرسہ جامعہ لطیفیہ بحر العلوم کٹیہار نے ایک مفصل فتویٰ اسی قسم کے سوال پر تحریر فرمایا ہے چونکہ مجھکو بھی اس سے کلیۃً اتفاق ہے اس لئے بعینہ وہی فتویٰ ذیل میں نقل کرتا ہوں اسی کے مطابق عمل کیجیے۔

لاؤڈ اسپیکر ایک بالکل نئی چیز ہے جس کا صریح حکم کتب احادیث و فقہ میں نہ ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں لیکن خداوند عالم ہمارے فقہائے کرام کی قبور کو انوار سے بھر دے کہ مسائل کا بیان ایسے لفظوں میں فرمایا کہ بہت سے مسائل کا حکم ان کی طرز تحریر و طریقہ تعبیر سے معلوم کیا جا سکتا ہے ظاہر ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی وضع آواز کو بڑھانے اور دور دور تک پہنچانے کیلئے ہوتی ہے یعنی آہستہ بھی جو بات کہی جائے جو بولی بولی جائے اس کو دور دور تک پہنچا دے اور شریعت کا مشہور اصول ہے الامور بمقاصدھا حدیث شریف میں ہے انما الاعمال بالنیات ولکل امرء ما نوی امور کا اعتبار ان کے مقاصد کے اعتبار سے ہے۔ اور اعمال کا ثواب اس کی نیت پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو اس نے نیت کی ہے اس لئے ایک ہی کام ہے اگر اچھی نیت سے کریگا اچھا ہوگا بُری نیت سے کریگا برا ہوگا۔ تو جہاں شریعت کا مقصود اعلان اور اعلام ہو جیسے اذان و خطبہ

و وعظ و نصیحت اس میں لاؤڈ اسپیکر لگانا ناجائز نہ ہوگا کہ یہ مقاصد شرع کی تکمیل و تجمیل ہے اور اصل غرض کی تاکید و تائید ہے یعنی اذان کی آواز دور دور تک پہونچے اور دور دور کے رہنے والے اس اذان کو سنکر جماعت میں حاضر ہوں اور خطبہ و وعظ و نصیحت مجمع کے ہر نزدیک والے مستفید ہوں دور والے بھی جہاں تک خطیب و واعظ کی آواز نہیں پہونچ سکتی اس آلہ کی مدد سے پہونچ جائے اور دور دور والے بھی اس سے فائدہ اٹھائیں جیسے مقررین کی تقریر کو نشر کرنے کیلئے تمام ہندوستان میں بلا نکیر رائج ہے اور کسی عالم کو اس سے منع کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی لیکن نماز کی عبادت محض ہے ہر شخص کو خضوع و خشوع سے دربار الٰہی میں حاضر ہو کر عبادت الٰہی میں مشغول ہونا چاہئے کوئی ایسی چیز درمیان میں حائل نہ ہونا چاہئے جو مانع خشوع و خضوع ہو اور لاؤڈ اسپیکر کی آواز اور اس کی گڑگڑاہٹ اور کبھی کبھی مہمل اور بے معنی الفاظ کا ظاہر ہونا خیالات بانٹنے والا خشوع و خضوع کو مانع ہوگا اس سے احتراز ہی چاہئے۔ اس سے بعض لوگوں کو یہ خیال ہو سکتا ہے کہ نماز میں قرأت فرض ہے تو اس آلہ کے ذریعہ سے قرأت قرآن مجید کی آواز جہاں نہیں پہونچ رہی دور دور تک اس آلہ کے ذریعہ پہونچ جائے گی تو اس مقصد کے حاصل کرنے کو اگر لاؤڈ اسپیکر نماز میں لگایا جائے تو جائز ہونا چاہئے تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ سری یعنی نمازوں میں نصف قلیل یعنی ظہر و عصر میں تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ رہی وہ نماز جس میں قرأت جہری یعنی مغرب و عشاء و فجر جمعہ عیدین وغیرہ تو فقہائے کرام نے اس کے متعلق فرمایا والجھر فیما یجھر والمخافتۃ فیما یخافت یعنی جہری نماز میں قرأت جہر سے کرنا اور دوسری نماز میں قرأت آہستہ کرنا یہ نہیں فرمایا کہ والسماع قراتہ للمصلین فیما یجھر یعنے جہری نماز میں سب مصلیوں کو قرأت سنانا۔ رہا جہر اور مخافتہ کی حد کیا ہے۔ جہر یہ ہے کہ غیر بھی سن سکے اور ادنی مخافتت یہ ہے کہ خود سنے اور جو قریب ہو در مختار صفحہ ۹۴ میں ہے

وادنی الجهر اسماع غیره وادنی المخافتة اسماع نفسه ومن
بقربه. علامہ شامی نے رد المحتار صفحہ ۲۹۵ میں قہستانی اور مسعودیہ سے نقل
فرمایا ان جهر الامام اسماع الصف الاول جہر کرنے کے معنی یہ ہیں کہ صف
اول کے لوگ قرأت سن لیں تو جب شریعت نے امام کے اوپر فرض نہیں کیا کہ سب
مقتدیوں کو قرأت سنائے تو اس کے لئے خواہ مخواہ بتکلف کرنا اور ایک آلہ کا
سہارا پکڑنا بے فائدہ بات ہے خصوصاً اس حالت میں جب کہ اکثر درمیان قرأت
میں یہ آلہ فیل کر جاتا ہے اور طرح طرح کی واہی تباہی آوازیں مسموع ہوتی ہیں جو
مقتدیوں کی پریشانی کا باعث ہوتی ہے علاوہ بریں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ
اس آلہ کے ذریعہ سے جو آواز مسموع ہوتی ہے وہ امام ہی کی آواز ہے یا امام کی آواز اس سے
ٹکرا کر ایک آواز نکلتی ہے جس کو عربی میں صدا کہتے ہیں تو صدا کا حکم دوسرا ہے اسی لئے
قرآن شریف پڑھتے وقت آیات سجدہ غیر کے پڑھنے سے پڑھنے اور سننے والے دونوں
پر سجدہ واجب ہے لیکن اگر صدائے آیت سجدہ سنا تو سجدہ تلاوت واجب نہ ہوگا۔
در مختار صفحہ ۵۱۹ میں ہے۔ لا تجب بسماعه من الصدی والطیر ومن
علی قال حرفا لا بالتهجی اشباه شامی اسی صفحہ میں ہے (قوله من
الصدی) هو ما یجیبک مثل صوتک فی الجبال والصحاری
ونحوها کما فی الصلاح تو اس صورت میں وہ امام کی قرأت نہیں بلکہ خارج ایک
قرأت سن رہا ہے اور اسکی اقتداء کرتا ہے اس صورت میں آلہ کو نماز میں لگانا اپنی نماز کو
مشتبہ کرنا ہے اس لئے احتراز ہی کرنا چاہئے اور اگر کہا جائے کہ یہ آلہ قرأت سنانے کو
نہیں لگاتے ہیں بلکہ تکبیرات انتقالیہ تکبیر تحریمہ رکوع و قومہ و سجود کے لئے لگاتے
ہیں تو یہ توجیہ بھی صحیح نہیں اس لئے کہ اس کا انتظام شریعت نے بذریعہ
مکبروں کے کر دیا ہے جہاں مختصر جماعت ہوتی ہو وہاں امام ہی کے تکبیرات

کافی ہیں اور جہاں بڑی جماعت ہوتی ہے تو تیسری یا چوتھی صف میں مکبر متعین
کر دئے جاتے ہیں جو امام کے تکبیرات کے ساتھ تکبیرات کہتے ہیں اور تمام مصلیوں
تک پہونچتی ہیں اس سے نظم درست ہو جاتا ہے اور سب لوگوں کو امام کے تکبیرات
انتقالات کا علم ہو جاتا ہے اس کے علاوہ اس میں ایک سخت دقت یہی ہے کہ مکبر کو
تکبیر تحریمہ کے لئے حسب تصریح فقہائے کرام یہ ضروری امر ہے کہ مکبر کی نیت
تکبیر افتتاح سے صرف اعلام نہ ہو بلکہ احرام مقصود ہو اگر صرف اعلام کے لئے مکبر نے
تکبیر کہی اور تکبیر تحریمہ کہنا مقصود نہ تھا اس کی نماز نہ ہوگی اور نہ ان لوگوں کی
ہوگی جنہوں نے اس کی تکبیر پر تکبیر کہی اس لئے کہ اس نے ایسے شخص کی اقتداء کی
جو داخل نماز نہیں ہے۔ رد المحتار صفحہ ۳۱۵ میں ہے۔

ثم اعلم ان الامام اذا كبر الافتتاح فلابد لصحة صلوته من
قصده بالتكبير الاحرام والا فلا صلوة له اذا قصد الاعلام
فقط فان جمع بين الامرين بان قصد الاحرام والاعلان
الاعلام فذلك هو المطلوب شرعا وكذالك المبلغ اذا قصد
التبليغ فقط خاليا عن القصد الاحرام فلا صلوة له ولا لمن
يصلي بتبليغه في هذه الحالة لانه اقتدى بمن لم يدخل في
الصلوة فان قصد بتكبيرة الاحرام مع التبليغ للمصلين فذلك
هو المقصود منه شرعا كذا في فتاوى الشيخ محمد ابن محمد الغزي

المقلب شیخنا الشیوخ وجه ان تکبیر الافتتاح شرط او رکن فلابد فی
تحققه من قصد الاحرام ای الدخول فی الصلوٰۃ اس عبارت سے
یہ بہت واضح طور پر معلوم ہوا کہ مبلغ جب پہلی تکبیر کہے تو اس کی نیت نماز شروع کرنے کے ساتھ
ساتھ دوسروں کے لئے اعلام کیلئے ہو اور اگر صرف اعلام ہی کی غرض سے مکبر تکبیر
کہے تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ اس لئے کہ اقتدا غیر مصلی کے ساتھ ہوئی اور یہ جائز نہیں اور ظاہر
ہے کہ جس شخص نے لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر تکبیر کہی اس نے بھی غیر مصلی کے ساتھ اقتدا کیا
اس لئے کہ لاؤڈ اسپیکر تو مصلی نہیں بلکہ وہ ایک آلہ بے جان ہے جو امام کی آواز سے
ٹکرا کر ایک آواز پیدا کرتا ہے اور بجلی کی قوت سے صاف طور پر لوگوں کو سناتا ہے
تو اقتدا کرنے والوں کی نماز درست نہ ہوگی اس لئے کہ انھوں نے امام کی اقتدا میں
نہ تکبیر تحریمہ کہی نہ دیگر تکبیرات انتقالیہ بلکہ ایک غیر مصلی کی اقتدا کر کے قرات اور
تکبیرات سنی اور کہی ایسی صورت میں لاؤڈ اسپیکر نماز میں ہرگز نہ لگانا چاہئے یہی
قرین عقل اور مقتضائے فقہ ہے اور مقتضائے عقل و ورع ہے کیوں اپنی نماز
کو بے وجہ خطرہ میں ڈالیں اور دوسروں کی نماز ضائع ہونے کا وبال اپنے سر لیں واللہ
اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم فقط واللہ العالم بالصواب۔ کتبہ
محمد صدیق کان اللہ لہ مہتمم مدرسہ خیریہ نظامیہ سہسرام ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۰ھ یوم شنبہ

الجواب صحیح
محمد ضیاء الحسن عفی عنہ مدرس اول مدرسہ خیریہ نظامیہ

الجواب صحیح
محمد ظل الرحمن بھاگلپوری مدرس مدرسہ خیریہ نظامیہ سہسرام

الجواب صحیح محمد وجاہت حسین
مدرسہ خیریہ نظامیہ سہسرام

مکبر الصوت کے متعلق چند اور قابل غور امور ہیں تحقیق کے بعد معلوم ہوا ہے کہ اس آلہ کے چار

(جز امور ہیں) (۱) مائکروفون جو جاذب آواز ہے (۲) بجلی (۳) باران جو ناشر و دافع آواز
ہے (۴) تار جو مائکروفون اور بجلی کے لئے واسطہ اور ذریعہ ہے۔
مائکروفون کے سامنے جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ باران سے سنا جاتا ہے اس سے
جو آواز خارج ہوتی ہے وہ اصل صوت سے اس درجہ متغیر ہوتی ہے کہ بسا اوقات نام اس کا
پہچاننا مشکل ہوتا ہے جس سے کم از کم یہ بات ظاہر ہو گئی کہ سطح جاذب اور دافع کی
آواز بازگشت کو غلبہ حاصل ہے ورنہ خارج شدہ آواز میں ایسا فاحش تغیر نہ ہوتا اس
کے علاوہ آلہ سے جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ اصل صوت سے بدرجہا بلند ہوتی ہے۔ یہ
ازدیاد اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس آلہ کی سطوح جاذبہ و دافعہ کی
آواز بازگشت یا ایک قسم کی جھنجھناہٹ سے مل کر حاصل ہوا ہے اس صورت میں
شمول غیر غلبہ کے ساتھ متصور ہوا اور حکم ہمیشہ غلبہ پر ہوا کرتا ہے۔ اس سے یہ احتمال
قوی ہو گیا کہ مکبر الصوت کی آواز قائل کی آواز نہیں جب یہ کیفیت ہے تو اس کا
نماز میں استعمال کرنا اور اس سے خارج شدہ آواز و تکبیرات کا اتباع کر کے ارکان
صلوٰۃ کو ادا کرنا کیسے جائز قرار دیا جائے گا ظاہر ہے کہ اقتدائے غیر مصلی و غیر
مکلف کی صورت مفسد صلوٰۃ ہے۔

کما فی الشامی۔ اعلم ان الامام اذا کبر للافتتاح فلابد لصحۃ صلوٰتہ
من قصدہ بالتکبیر الاحرام والا فلا صلوٰۃ لہ اذا قصد الا
علام فقط فان جمع بین الامرین بان قصد الاحرام والاعلام
فذالک ہو المطلوب منہ شرعاً وکذالک المبلغ اذا
قصد التبلیغ فقط خالیا عن قصد الاحرام فلا صلوٰۃ لہ ولا لمن
یصلی بتبلیغہ فی ہذہ الحالۃ لانہ اقتدی بمن لم یدخل فی الصلوٰۃ
فان قصد بتکبیرہ الاحرام مع التبلیغ للمصلین فذالک

هو المقصود منہ شرعاً۔

الغرض بلکہ خود ماہرینِ سائنس کے نزدیک یہ امر طے شدہ نہیں ہے کہ ہارن سے خارج شدہ آواز عین صوت ہے یا نقل وحکایت تو احتمالات کی بنا پر احوط یہی ہے کہ نماز میں اس کے استعمال کو جائز نہ رکھا جائے جبکہ امام کی قرأت کا سننا ضروری نہیں علی ہذا القیاس خطبہ میں بھی اسماع ضروری نہیں اگر اس کو ضروری قرار دیا جائے تو یہ بھی واجب التسلیم ہوگا کہ خطبہ اس زبان میں ہو جس کو سامعین سمجھ سکیں ورنہ تو اس کا سننا نہ سننا برابر ہے اور اس کو تسلیم کر لیا گیا تو جملہ احکام کا بھی یہی حکم ہوگا جس سے مفاسد کے دروازے کھل جائیں گے یہ خیال کہ مکبر الصوت کی وجہ سے سماع خطبہ اور جماعت کا نظم قائم رہے گا یقینی نہیں بسا اوقات آلہ بگڑ جاتا ہے اس صورت میں شدید بدنظمی پیش آنا لازمی ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے غرضیکہ جب اس آلہ سے خارج شدہ میں یہ احتمال ہے کہ اصل ہے یا نقل پھر منافع میں یہ مضر بھی اس کو مستلزم ہیں کہ عبادات مقصودہ میں اس کا دخل گوارہ نہ کیا جائے نماز میں تو وہ ہیئت اور صورت بھی مطلوب ہے جو اس کے لئے شریعت میں منقول ہے لہٰذا اس میں تغیر و تبدیل جائز نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم

احقر عبد العزیز بہاری صدر جمیعۃ العلماء صوبہ بمبئی

فتویٰ کٹیہار مفتی

عبادات غیر مقصودہ میں آلات کے استعمال کی اجازت بوقت ضرورت دی گئی ہے جیسے اذان و خطبہ لیکن عبادات مقصودہ میں اس کی اجازت سلف سے نہیں معلوم ہوتی امام پر ہر مقتدی تک قرأت پہنچانا فرض ضروری نہیں اس لئے آلہ مجبور کا استعمال ایک فعل لہو و لعب سے خالی نہیں اور اس سے اظہار تعنی بھی ہوتا ہے

جو کہ مفسد صلوٰۃ ہے اس لئے احتراز ضروری ہے۔ صاحب در مختار ص۴۲۵ شامی کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں۔ لانہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی آخر صلوٰۃ قاعداً وہم قیام وابو بکر یبلغھم تکبیرہ وبہ علم جواز رفع المؤذنین اصواتھم فی جمعۃ وغیرھا یعنی اصل الرفع اما ما تعارفوہ فی زماننا فلا یبعد انہ مفسد اذ ملحق بالکلام فتح شامی صفحہ ۴۵۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ التبلیغ عند عدم الحاجۃ الیہ بان بلغھم صوت الامام مکروہ۔ یہ انسان کی تبلیغ پر ایک کراہت کا حکم لگتا ہے ہیں لیکن آلہ مجبور صوت سے بالکل جائز نہیں واللہ اعلم۔

کاتب الحروف العبد الضعیف عبد الواحد عفی عنہ جونپوری معلم حال و خاکروب مدرسہ دار العلوم لطیفی کٹیہار ۲۴ ربیع الآخر سنہ ۱۳۷۲ھ۔

فتویٰ حضرت مولانا عبد الحامد صاحب قبلہ قادری بدایونی صدر جمعیۃ العلماء پاکستان

لاؤڈ اسپیکر کے بارے میں علماء کی مختلف رائیں ہیں جو اسے صدائے بازگشت سمجھتے ہیں انکے نزدیک لاؤڈ اسپیکر سے نماز واجب الاعادہ ہے بعض وہ ہیں جو اسے صدائے بازگشت نہیں سمجھتے لیکن وہ قرآن کریم کے اس ارشاد کے مطابق ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا نہ تو آواز کو بلند کرو اور نہ زیادہ آہستہ بلکہ درمیانی راہ اختیار کرو۔ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ قرأت کو ناجائز سمجھتے ہیں قرآن مقدس جہری نمازوں میں درمیانی آواز سے تلاوت کا حکم دیتا ہے اور لاؤڈ اسپیکر رفع صوت کرتا ہے پھر قرأت کے وقت توجہ کی یکسوئی ضروری ہے مگر لاؤڈ اسپیکر کے بعد توجہ بٹ کر اس کی طرف ہو جاتی ہے اس صورت میں علمائے محققین نے یہی فیصلہ فرمایا کہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ قرأت و تکبیرات ناجائز ہیں اور

چونکہ نص قرآنی اس بارہ میں موجود ہے اس لئے کسی حالت میں نص قرآنی کے بعد جواز کا پہلو نہیں نکل سکتا۔ حضرات علمائے کرام کے سامنے جو اصول ہے وہ یہ ہے کہ ہر شئے کے بارے میں وہ پہلے دیکھیں گے کہ کتاب و سنت کا کیا فیصلہ ہے۔ اگر کوئی وجہ جواز نکل سکتی ہے تو وہ بغیر کسی اختلاف کے اباحت کی طرف جاتے ہیں اور اگر کتاب و سنت کے مخالف ہوں تو اس صورت میں ناممکن ہے کہ علماء تائید کریں خطبہ اذان کی نوعیت نماز کی نہیں اس لئے علماء نے فتویٰ دیا کہ خطبات و اذان لاؤڈ اسپیکر سے جائز ہے۔

فقیر عبد الحامد قادری بدایونی۔ صدر جمعیۃ العلماء پاکستان۔

فتویٰ مفتی اعظم دھلی

مولانا علامہ مفتی محمد مظہر اللہ صاحب قبلہ نقشبندی مجددی قادری چشتی امام شاہی مسجد فتحپوری دہلی

استفتاء

(۱) آلہ مکبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) پر خطبہ یا اذان پڑھنے کا شرعاً کیا حکم ہے

(۲) اس آلہ پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے نماز صحیح ہوگی یا فاسد یا مکروہ

(۳) اگر آلہ مکبر الصوت مکبر کے سامنے ہو تو نماز کا کیا حکم ہے۔

سائل

قمیر حسن از کراچی رابسن روڈ کوکھنی مسلم جماعت خانہ

الجواب وھو الموفق للصواب

(۱) اگر نظر غائر سے کام نہ لیا جائے تو ظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ و اذان میں

اس آلہ کا استعمال مضائقہ نہیں رکھتا لیکن اگر بغور ملاحظہ کیا جائے تو اس کے جائز بلا کراہت ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اس لئے کہ شریعت مطہرہ نے ان افعال کو ایک خاص ہیئت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے جس میں کسی قسم کی تغییر کو جائز نہیں رکھا یہی وجہ ہے کہ جب فقہا نے دیکھا کہ حضور علیہ السلام نے قیام کی حالت میں خطبہ فرمایا ہے تو بیٹھ کر خطبہ پڑھنے کو مکروہ فرمایا ہے۔ اسی طرح جب دیکھا کہ دو خطبوں کے درمیان بیٹھ کر قعود فرمایا ہے تو اس کے ترک کو ممنوع قرار دیا اور باوجودیکہ قیاس چاہتا تھا کہ اردو میں خطبہ یا اس کا کوئی حصہ غیر عربی میں پڑھا جائے لیکن جب دیکھا کہ عجم میں پہنچکر بھی صحابہ نے اس قیام پر عمل نہ کیا تو غیر عربی کو خطبہ میں خلاف سنت اور مکروہ قرار دیا بلکہ صاحبین کے نزدیک تو بلا عذر غیر عربی میں خطبہ جائز ہی نہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس زمانے میں اس مسئلہ میں اختلاف ہو رہا ہے کہ اذان خطبہ کا مقام کہاں ہونا چاہیے کہ حضور علیہ السلام کے عہد مبارک میں تو خارج مسجد دی جاتی تھی اسی طرح اور بہت سے مقام ہیں جس میں اس زمانہ پاک کے عمل پر نظر رکھتے ہوئے اس کے خلاف کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ انھیں میں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے جس میں کلام کیا جاتا ہے کہ باوجودیکہ اذان میں رفع صوت مطلوب ہے۔ چنانچہ شامی میں ہے وینبغی للمؤذن ان یؤذن فی موضع یکون اسمع للجیران و یرفع صوتہ لیکن اس کے واسطے بھی ایک حد مقرر ہے کہ مؤذن اپنی قوت کے موافق اس میں آواز بلند کرے اس سے زیادہ تکلف کی اس کو اجازت نہیں، عالمگیری میں ہے ویکرہ للمؤذن ان یرفع صوتہ فوق الطاقۃ پس اس پر نظر رکھتے ہوئے فقہا نے باوجودیکہ بگل جیسی ایسی چیزیں پائی جاتی تھیں جو آواز کو بلند کرنے والی تھیں لیکن ان کو اختیار نہ کیا اور انسانی قوت سے زیادہ جہر مفرط کے متعلق فرمایا کہ یہ کلام کے حکم میں شاذ کلام اذان میں مکروہ ہے۔ چنانچہ در مختار میں ہے الصباح ملحق

بالکلام فتبح اور اسی میں ہے ولا یتکلم فیہما ای فی الاذان والاقامۃ اصلا
ولو رد السلام اور بھی اسی میں ہے کہ یکرہ تکلم فیہا ای فی الخطبۃ الا
لامر معروف یونہی خطبہ کے درمیان سننے والے پر بھی کلام اور اس کے طرف التفات
بلکہ ہر وہ شے جو اس کے لئے خطبہ سننے میں حارج ہو مکروہ ہے منحۃ الخالق میں ہے،
قال فی البدائع یکرہ الکلام حال الخطبۃ وکذا قراءۃ القرآن
وکذا الصلوۃ وکذا ما یشغل بالہ عن سماع الخطبۃ انتہی ـــ اھ
طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے وفی شرح الزاھدی یکرہ
لمستمع الخطبۃ ما یکرہ فی الصلوۃ من اکل وشرب وعبث و
التفات ونحو ذالک وفی الخلاصہ ما حرم فی الصلوۃ حرم
حال الخطبۃ انتہی اور غایت درجہ ظاہر کہ ہو نہیں سکتا کہ اس آلہ کی آواز
اور اس کے تغیرات کی طرف التفات نہ ہو تو اس صورت میں خطیب اور سامعین
دونوں ہی اس فعل مکروہ کے مرتکب ہوں گے فقیر کو بارہا ایسی مجالس میں شرکت
کا اتفاق پڑا جس میں مقرر لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ تقریر کر رہا تھا تو مجھے تو کبھی بھی
ایسا موقع میسر نہ آیا جب میں پوری تقریر صاف سن سکتا ہمیشہ اس کے تغیرات
ہی پریشان کرتے رہے. البتہ یہ ضرور ہے کہ چونکہ مجھے مقرر کے قریب بیٹھنے کا
اتفاق ہوتا رہا تو اس کا تو مجھے یقین ہے کہ پاس والے تو ہرگز مقرر کی تقریر پوری
اس طرح نہیں سن سکتے کہ کسی وقت بھی اس آلہ کی طرف ان کی التفات نہ ہو
اور سکون قلب کے ساتھ پوری تقریر سن لیں ممکن ہے کہ دور والے اس طرح
سن سکتے ہوں بہرحال بعض حصہ سامعین کا وہ بھی ہوتا ہے جن کے لئے اسکے لئے تغیرات
کی طرف التفات سے چارہ نہیں اور یہ عبارت فقیہ سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ غیر خطبہ کی
طرف سامعین یا خود خطیب کا اثنائے خطبہ میں التفات مکروہ ہے علاوہ ازیں یہ شے اور

بھی مفسدہ عظیمہ کی سبب ہوتی ہے جسکی وجہ سے نماز میں قرآن کریم کو جہر قوی کے ساتھ
پڑھنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے کہ مخالفین اسلام کو اسکے سبب تھا استہزا اور گستاخی کا موقع
ملتا ہے لہذا ایک مقدار جہر سے جب فعل واجب یا سنت ادا ہو گیا تو اب اس سے زائد جہر بلا
ضرورت ہوگا جسکی اس مفسدہ کی وجہ سے اجازت نہیں دی جاسکتی فقال تعالےٰ
ناھیا لا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا وابتغ بین ذالک سبیلا
وفی تفسیرات الاحمدی زبیانہ ما قیل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یرفع صوتہ بقراءۃ فاذا سمع المشرکون لغوا وسبوا فامر بان
یخفض من صوتہ بھذا الایہ والمعنی لا تجھر بقراءۃ صلوتک
حتی یسمع المشرکون ولا تخافت بھا حتی لا یسمع خلفک وابتغ
بین ذالک ای بین الجھر والاخفاء سبیلا وسطا وفی انوار
التنزیل فان الاقتصاد فی جمیع الامور محبوب انتہی ھکذا فی عامۃ
التفاسیر اس آیہ کریمہ اور اس کی تفاسیر نے جس امر پر تنبیہ فرمائی ہے وہ کسی پہ
پوشیدہ نہیں یہی حال مشرکین کا اذان کے باب میں تھا قال تعالیٰ واذا
نادیتم الی الصلوۃ اتخذوھا ھزوا ولعبا یعنی جب تم نماز کے لئے اذان
دیتے ہو تو یہ لوگ اس کو ٹھٹھا اور کھیل بناتے ہیں یہی حال خطبہ میں ہو سکتا ہے پھر
جب تو ہنسی اور ٹھٹھا ہی تھا لیکن اب تو مقابلہ کے لئے بھی کھڑے ہو جاتے
ہیں ہاں جب بس نہیں چلتا تو پھر گالیوں کے ساتھ پیش آتے ہیں تو ایسی حالت
میں ان کلمات طیبات کے ساتھ بلا ضرورت اس قدر آواز بلند کرنا تاکہ بازاروں
اور چوکوں تک میں پھیل جائے اور ہر کس و ناکس کے کان اسکی طرف لگ جائیں
یقیناً اس مفسدہ کیلئے مستلزم ہے پھر اس زمانے میں تو سوائے اقامت سنت کے
دوسرا فائدہ بھی بہت کم ہے کہ عموماً اوقات نماز کی گھنٹوں کے ساتھ تعیین کر اس کی

وقت تعین پر لوگ آتے ہیں اسکے علاوہ اس آلہ کے وجود کے وقت اذان کی ایک سنت اور مفقود ہوتی ہے کہ حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح کے وقت موذن کو تحویل وجہ چاہئے اسوقت وہ بھی متعذر ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ اب تحویل وجہ کی ضرورت ہی کیا ہے اس لئے کہ وہ مطلقاً اذان کی سنت ہے اگرچہ بچہ کی کان ہی میں کیوں نہ کہی جاتی ہو چنانچہ درمختار میں ہے ۔ ویلتفت فیہ یمینا ویسارا بالصلوٰۃ والفلاح ولو وحدہ او المولود لانہ سنۃ الاذان مطلقا انتہی غرض ان وجوہ و دلائل مذکورہ سے ثابت ہے کہ اذان و خطبہ میں اس آلہ کا استعمال باعث کراہت ہے۔

(۲) وہ دلائل جو ہم نے اذان و خطبہ میں ذکر کئے کراہت نماز کے اثبات کے لئے بھی کافی ہیں خصوصاً آیۃ کریمہ لا تجہر بصلوتک الآیۃ لہٰذا ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں اختصار مد نظر ہے لیکن ان میں ایک ایسا امر اقبح القبائح اور بھی پایا جاتا ہے جسکے سامنے وہ مفاسد جو ذکر کئے گئے کوئی حقیقت نہیں رکھتے اور وہ وہ ہے جو سرے سے نماز ہی باطل کرتا ہے اس لئے کہ نمازی کا ایسے کیساتھ تعلیم و تعلم کا علاقہ جو اس کی نماز میں شرکت نہیں رکھتا مبطل نماز ہے اور یہ شے یہاں موجود ہے۔

اس سے پہلے اس دعویٰ کے لئے دلیل پیش کی جائے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ آواز کیا شے ہے اور وہ کیوں کر پیدا ہوتی ہے اور کہاں تک کام کرتی ہے تو یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ یہ کیا شے ہے رہا اس کے پیدا ہونے کا سبب تو اس کا سبب قرع یا قلع ہے ایک شے کا مقابلہ والی شے سے سختی کے ساتھ ملنا قرع کہلاتا ہے اور اس سے سختی جدا ہونے کو قلع کہتے ہیں۔ متکلم کے گلو و زبان کی حرکت جب ہوا کے ذرّوں پر قرع کرتی ہے تو شکل حرفیہ پیدا ہو کر کلام کی صورت جلوہ گر ہوتی ہے پھر اس سے جدا ہو کر ہوائے مجاور کو قرع کرتی ہے یونہی جب تک قرع اول کی قوت یاری دیتی ہے ہوا کے اگلے حصوں میں قرع و قلع ہوتا ہوا چلا جاتا ہے جس سے ہوا کے اندر ایک تموج اور لہر پیدا ہو جاتی ہے۔

پھر اسمیں ضعف آ جاتا ہے یہ لہر بھی ہلکی پڑ جاتی ہے یہانتک کہ ایک حصہ پر جا کر ختم ہو جاتی ہے یہی وہ لہر ہے جس کے ہر حصے میں متکلم کی آواز اور اس کا کلام ساری ہوتا ہے کہ پہلے قرع سے جو کلام پیدا ہوتا تھا اسی کا یہ سلسلہ یہانتک پہونچا ہے پس اس لہر کے درمیان اگر کسی کا کان واقع ہو جاتا ہے تو وہ یہ کلام سن لیتا ہے اور جس کے کان تک یہ سلسلہ نہیں پہونچا وہ نہیں سن سکتا اور ضعف کی حالت میں پہونچا ہے تو کچھ سنتا بھی ہے تو کچھ نہیں سکتا شرح مطالع میں ہے والمشہور ان السبب الاکثری للصوت ہو تموج الہواء بصدمۃ بعنف بصدم و سکون بعد سکون وہذا التموج سببہ القرع وہو امساس عنیف او القلع وہو تفریق عنیف فان القرع والقلع کل منہما یموج الہواء الی ان ینقلب من المسافۃ التی بینہما الی القارع انتہی ما فیہ. صفحہ ۹۱ غرض اس سے معلوم ہوا کہ آواز کلام کی پیدائش کا سبب یہ قرع یا قلع ہے جہاں تک بھی اس کی قوت کام کرتی ہے سننے والے کو مستفیض کرتی ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دریا پر پتھر پھینک دے اسے تو اس پتھر کا قرع جس وقت سے سطح دریا پر واقع ہوگا اسی ہی قدر دور تک اسکی لہریں جائیں گی جب یہ شے ذہن نشین ہو چکی تو اب غور فرمائیں کہ امام کے گلو و زبان کا قرع ایسا قوی تو نہ تھا جو ہوا کی لہروں کو میلوں تک پہونچاتا تو لا محالہ یہی کہا جائیگا کہ اس لہر میں تو قرعات کا سلسلہ جاری تھا اس میں کوئی قرع اس آلہ میں واقع ہوا ہے اور اس نے اس قرع کو برقی قوت سے ایسا قوی کر دیا ہے جس سے اگلے قرعات و قلعات کا سلسلہ دراز ہو گیا یا یوں کہئے کہ یہ ہوا سے متکیف بالکلام اس آلہ میں پہونچی اور اس نے اس پر قرع کر کے اگلی ہوا میں ایک نیا تموج قائم کر دیا بہرحال اگلی ہوا کے تموج کا سبب قریب یہ آلہ ٹھہرے گا اور اس کی نسبت اسی آلہ کی طرف کی جائے گی اسی ہی وجہ ہے کہا جاتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز

آرہی ہے اسکی مثال یوں خیال کیجئے کہ ایک بچہ گیند پھینکتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس وقت یہ گیند دس پندرہ قدم پر جاکر رک جائے گی لیکن ابھی اسکی رفتار ختم ہونے نہیں پائی تھی کہ ایک قوی ہیکل پہلوان اس پر اور ٹھوکر لگا دیتا ہے تو اب وہ گیند بجائے دس پندرہ قدم کے دس پندرہ سو قدم پہونچے گی تو کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس قدر دور اس بچے نے گیند پھینکی ہے ہرگز نہیں اب وہ اسی پہلوان کی طرف نسبت کی جائے گی یہی حال گنبد وغیرہ کی گونج کا ہے متکلم سے جو قرع و قلع کا سلسلہ چلا تھا اس میں گنبد کے تصادم سے اس کا تصرف بھی ہوگیا اور اس کے ٹکرا جانے سے یہ سلسلہ واپس آیا تو اب واپسی کے بعد جو کلام مسموع ہوگا وہ اگرچہ متکلم کا ہی ہوگا لیکن چونکہ اس میں غیر کا تصرف ہوگیا ہے اس لئے اب اس کا وہ حکم نہیں ہے کہ جو بلا شرکت غیرے تھا چنانچہ تالی آیہ سجدہ تلاوت کرتا ہے اور اس کو جو مکلف سنتا ہے اس پر سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہے لیکن اسی کو اگر اس گونج سے سنا ہے تو سننے والے پر سجدہ واجب نہیں ہوتا کہ اب اس کو ایک غیر مکلف کے ساتھ نسبت ہوگئی چنانچہ تنویر میں ہے لا تجب بسماعہ من الصدی انتہی اور اگر غور کیجئے تو یہ قصہ بھی ما نحن فیہ میں بھی پایا جاتا ہے کہ یقیناً اس میں ایک قسم کی گونج پائی جاتی ہے اور آلہ میں کلام کی وہ شان باقی نہیں رہتی جو بلا آلہ کے کلام میں ہوتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح گنبد کی ٹھیس اس تموج کی حیثیت کو بدل دیتی ہے یہ بھی اسی طرح بدلتا ہے فرق صرف اتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ گنبد آواز کو واپس کرتا ہے اور یہ آگے بڑھاتا ہے تو یہ شخص اس کو متکلم کا عین قرار نہیں دے سکتی بلکہ اس میں ایک مزید فرق یہ ہے کہ لہر میں ایک جدید قوت عظیم پیدا کر دیتا ہے جس میں یہ اس سے منفرد ہے تو جو حکم گنبد کی آواز کیلئے ہوگا اس کے لئے بالاولی ہوگا یہاں ایک شبہ واقع ہو سکتا ہے کہ جب صدر کلام کا باعث متکلم ہے تو کیا وجہ ہے کہ اسکی طرف اس کلام کی نسبت نہ کی جائے وہ جاری اس

تقریر کیا یہ منشا نہیں نسبت تو اس کلام کی اس کی طرف کی جائے گی اور کلام اسی کا حکم کیا جائے گا لیکن ہم تک جو اس کلام کو پہونچانے کا واسطہ بنا ہے اس کو بھی کالعدم نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ہمیں تو اس آلہ ہی نے اس کلام سے منتفع کیا ہے تو یہ کیسے نظر انداز کیا جا سکتا ہے تامل کیا جائے گا تو ایسے نظائر بہت مل جائیں گے جن میں بالکل سے احکام بدلنے لگتے ہیں مثلاً اسی کلام کو ایک دوسری جہت سے ملاحظہ کیجئے کہ اس تموج کی حالت میں جس میں یہ مسموع ہوتا ہے اس کو فوٹو گراف کی پلیٹوں میں محفوظ کر لیا جاتا ہے پھر اس قدر مدت کے بعد کہ اس کا متکلم انتقال بھی کر جاتا ہے فوٹو گراف کے ذریعہ پھر اس پر جدید قرع واقع کیا جاتا ہے تو پھر وہی کلام سننے میں آنے لگتا ہے تو کیا اب بھی آپ فوٹو گراف کو نظر انداز کرتے ہوئے فرمائیں گے کہ مردے والا کلام کہہ رہا ہے ہرگز نہیں کہ کلام تو متکلم ہی کا ہے لیکن اس کا پہونچانے والا فوٹو گراف ہے پھر یہاں کیوں تامل ہے اور لاؤڈ اسپیکر کو کیوں کالعدم کئے دیتے ہیں کہ حالت تو دونوں کی یکساں ہے دونوں ہی نے اس لہر سے یہ کلام حاصل کیا ہے جو متکلم کی قرع نے پیدا کی تھی اور دونوں ہی متکلم اور مستمع کے درمیان واسطہ بنتے ہیں۔ الحاصل اس بیان سے ثابت ہوا کہ یقیناً اس قدر مسافت بعیدہ پر یہ آلہ امام کی آواز اس کی تکبیرات وغیرہ پہونچانے کے لئے واسطہ ہوگا اور یہ ظاہر ہے کہ یہ آلہ امام اور مقتدی دونوں کا غیر اور امام کا غیر مقتدی کے قول پر اور مقتدی کا غیر امام کے قول پر عمل کرنا مفسد صلوٰۃ ہے پس آلہ کی آواز پر جو لوگ ارکان نماز ادا کریں گے اور ان کی نماز نہ ہوگی چنانچہ رد المحتار میں ہے کہ او کان الاخذ ای اخذ المصلی غیر الامام بفتح من فتح علیہ مفسد ایضاً کما فی البحر عن الخلاصۃ اھ ای اخذ الامام بفتح من لیس فی صلاتہ کما فیہ عن القنیۃ انتہی ہو سکتا ہے کہ کسی سائل کے دل اور ماہر فن کی تحقیق فقیر کی تحقیق کا مخالف ہو تو یاد رکھئے اس باب میں کا فرمانا حق

کے قول کا تو اصلاً اعتبار ہی نہیں ہاں متقی کے مقابلے میں گنجائش ہے کہ فقیر کی
تحقیق کا اعتبار نہ کیا جائے تو اول تو ایسا شخص ان شاء اللہ تعالیٰ میسر ہی نہیں آسکتا
اور بالفرض نہایت درجے کی تلاش سے میسر بھی آجائے تب بھی حرمت و حلت کے دلائل
کے تعارض کے وقت حرمت ہی کو ترجیح ہوتی ہے لہذا امرا ہی قول احق بالقبول ہوگا اور یہ
بھی نہیں تو کم از کم ان دلائل سے شبہ تو ضروری واقع ہوتا ہے اور شبہ بھی مقتضی ہے اسکے
ترک کو فان المؤمن فی [illegible] ملتحق بالیقین حاکم حقیقی جل وعلی کا ارشاد ولا
تقف ما لیس لک به علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنه
مسئولا یعنی جس بات کی تجھکو تحقیق نہ ہو تو اس پر عمل مت کر کہ ہر شخص سے اس کے
کان آنکھ اور دل سے پوچھ ہوگی بادی النظر میں اس جیسے آلات بڑے بھلے اور مفید معلوم
ہوتے ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ یقیناً ان آلات کی ہمارے لئے سخت ضرورت تھی کہ
اب تک ہم اس سے محروم تھے کہ اپنے امام کی بلاواسطہ تکبیرات سننے اور اسکی قرأت ہماری
کانوں تک پہونچتی نصاریٰ کا شکریہ ہے کہ اس نے ہماری اس دینی ضرورت کو پورا
کر دیا لیکن نہ سمجھے کہ نصاریٰ نے اس پردہ میں تم سے آیۂ کریمہ الیوم اکملت لکم
دینکم کی تکذیب کرادی۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ نہ اس کا شعور ہوا کہ اب امام کی
آواز میں شیطانی آواز کا دخل ہوگیا انھیں جیسی آوازوں کے ذریعہ سے تو بہکانے
پر آمادہ ہو کر شیطان آیا تھا جس پر ارشاد ہوا تھا واستفزز من استطعت منهم
بصوتك الآیۃ یعنی جس جس پر تیرا قابو چلے تو اپنی چیخ و پکار سے اس کا قدم اکھاڑ
دے اور اپنے سوار اور پیادے ان پر چڑھا لیجیو اور ان کے مال و اولاد میں شرکت
کر لیجیو (کہ یہ آوازیں تمہارے دین کو قبول کرنے والی ہیں) لیکن ہے یہ کہ اس
کا وعدہ محض مکر و فریب ہے انتہی۔ نہ اس پر غور کیا کہ اس پردہ میں قرآن کریم
کی اہانت کرائی جا رہی ہے اور اس کا تماشا بنایا جا رہا ہے قرآن کریم نے

فرمایا أفمن هذا الحديث تعجبون وتضحكون کیا تم اس کلام پاک کو اچنبھا بتاتے
ہو اور ہنسی کرتے ہو عالمگیری میں ہے ومن حرمة القرآن ان لا یقرأ فی
السوق انتہی فقیر کو عبارت کے اندر اس آلہ کی ممانعت کرتا ہے بعض محققین تو
عام تقاریب میں اس کے استعمال کو ناجائز جانتے ہیں چنانچہ دس بارہ سال ہوئے
بڑے محقق عالم نے فقیر کے پاس عام مجالس میں اس آلہ کے استعمال کے متعلق
سوال ارسال کیا تھا جس کا جواب دیا گیا تھا کہ مکروہ تنزیہی ہے پس بضرورت
اس کا استعمال جائز ہے لیکن جب ان سے ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ میرے نزدیک
تو مطلقاً اس کا استعمال ناجائز و حرام ہے جس کو میں نے اپنے فتویٰ میں دلائل
قویہ سے ثابت کیا ہے میں اس کی نقل آپ کو بھیجوں گا لیکن پھر ان کا وصال ہوگیا
تو میں نے ان کے صاحبزادے سے کہ وہ بھی بڑے عالم اور مفتی شہر ہیں اس
فتویٰ کو طلب کیا لیکن ان سے دستیاب نہ ہو سکا غالباً علامہ مرحوم نے اس کو
آلات لہویہ سے شمار فرمایا فقیر کے خیال میں اگرچہ یہ بات صحیح نہیں معلوم ہوتی لیکن
اس میں شک نہیں کہ یہ آلات جہاں ضروریات زندگی کے لئے مفید ہیں وہاں [illegible]
کو معصیت میں واقع کرنے کے لئے بھی قوی ذریعہ ہیں ان کی ایجاد سے نصاریٰ کی اصل
غرض تو مولیٰ تعالیٰ ہی جانے لیکن ان کی چھپی دشمنی کا اقتضا یہ ضرور ہے کہ [illegible]
کے طریقے سے متزلزل کر دیں چنانچہ وہ برابر ہی اس امر کی کوشش میں رہے لیکن جو
کام وہ سو سال میں لگاتار کوشش کے باوجود بھی نہ کر سکے ان آلات کے
ذریعہ چند ہی سالوں میں اس پر کامیاب ہوگئے۔ اگر آپ خود غور کریں کہ کوشش اس
کا کام جیسا ان آلات کے ذریعہ نکلا ہے وہ دوسرے ذرائع سے کم نکلا ہے اسی طرح
بعض مصنوعات ان کے اندر بھی ایسے ہی ہیں چنانچہ فقیر کے پاس ایک [illegible]
جس میں پیروں کے مقام میں ایک ایسی تحریر ہے جس کو [illegible]

نظر سے پڑھا نہیں جاتا تھا یوں تم سے محرمات شرعیہ کی توہین کرائی جاتی ہے مجھے
حیرت ہے کہ بعض الناس کی وہ دلیل کیا ہوئی کہ جو خیر القرون میں نہ ہو بدعت ہے
یہاں تو کوئی وجہ ہی نہیں نکلتی جو اس کو بدعات سے خارج کر دے کہ صراحتہ
طریقہ سنت کی مغیر ہے پس جمہور اہل سنت کے نزدیک بھی اسکے بدعت ہونے میں
شک نہیں۔ (۳) اس آلہ کے ذریعہ مکبر کی تکبیر پر جو شخص ارکان نماز ادا کرے گا
اسکی نماز نہ ہوگی لما تقدم من الدلائل نیز در مختار میں ہے وبہ علم جواز
رفع المؤذنین اصواتهم فی جمعة وغیرها یعنی اصل الرفع اما ما تعارفوه
فی زماننا فلا یبعد انه مفسد اذا الصیاح ملحق بالکلام فتح وقال
الشامی لو اراده من تعقبه انتهی بلکہ تکبیر تحریمہ کہتے وقت اگر مکبر صرف تبلیغ کی
نیت کرے گا اور اپنی تکبیر کی نیت نہ کرے گا تب تو خود اس کی نماز بھی نہ ہوگی
جس میں کسی کا اختلاف ہی نہیں یہی حکم امام کا ہے کہ اگر وہ تکبیر تحریمہ یا قرأت میں
محض تبلیغ کی نیت کرے گا تو نہ اس کی نماز ہوگی نہ اس کے مقتدی کی اور جب
ثابت ہو چکا کہ یہ آلہ باعتبار آواز کے خود مستقل حیثیت رکھتا ہے تو اب اس
کا بھی احتمال ہے کہ اذان وخطبہ کا اعتبار ہی نہ ہو تو اس صورت میں تو ان دونوں کا
اعادہ ضروری ہوگا ورنہ دوسری نمازوں کی اگرچہ ایک سنت موکدہ رہ جائے گی
لیکن جمعہ تو اصلا ادا ہی نہ ہوگی کہ خطبہ اس کے شرائط سے ہے لان اذان
الصبی الذی لا یعقل غیر صحیح کالمجنون والمعتوہ کما فی الشامی
ذکر بعضهم اذان غیر الانسان واما الخطب فیشترط فیه ان تیاهل
للامامة فی الجمعة کما فی العالمگیری وهذه الآلة لیست باهلها فقرا
اور بھی اعتبار پر نظر ہے اس لئے ان اجوبہ میں کراہت وبطلان کے
دیگر وجوہ ذکر کئے گئے جن میں زیادہ کچھ پوشیدگی نہ تھی اور ایک منصف کے اطمینان

کے لیے کافی تھے ورنہ اگر نظر بلیغ سے کام لیا جائے گا تو اسی قسم کے متعدد
وجوہ اور بھی پائیں گے الحاصل اس آلہ کا استعمال نہ اذان وخطبہ میں جائز
ہے نہ نماز کے اندر تکبیرات وقرأت میں فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ شاہی امام جامع مسجد فتحپوری دہلی

الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب ومثاب

مجیب علام امام ہمام اہل سنت ابی واستاذی دامت برکاتہم العالیہ نے جو
عبادات میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی کراہت وحرمت کی تحقیق انیق فرمائی
ہے وہ اس عاجز کو خاتم التحقیقات نظر آتی ہے غالبا اسی بنا پر دیگر وجوہ حرمت
وکراہت کو نظر انداز فرمایا گیا ہے اس مسئلہ میں جو وجوہ کراہت احقر کے علم میں
ہیں ان کا اس مدلل ومکمل تحقیق کے سامنے پیش کرنا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف
ہے لیکن آجکل عوام تو درکنار بعض علماء تک یہ کہتے ہیں کہ عبادات مذکورہ کے
اندر اس آلہ کے استعمال میں شرعا کوئی قباحت نہیں اس لئے دیگر شرعی قباحتوں
کا اظہار کر دینا بھی ایک اعتبار سے ضروری ہے سو واضح ہو کہ خطیب کا سامعین
کے مواجہہ میں ہونا مسنون ہے اور یہ آلہ خطیب کے مواجہت میں بلا ضرورت حائل
ہو کر سنت مواجہت کا مزاحم ہوتا ہے اسی طرح سامعین کا خطیب کے مواجہ
ہونا مسنون ہے یہاں تک جو لوگ خطیب سے دائیں بائیں جانب ہیں ان کا
بھی خطیب کے جانب رخ کرنا سنت ہے اس آلہ کے استعمال کی صورت
میں سنت بھی مفقود ہوتی ہے کہ اب خطیب کی جگہ یہ آلہ اس کا قائم مقام ہو گیا
ہے۔ اگرچہ سامعین کی طرف سے روگرداں ہے مگر خطیب کے فرائض تو
وہی انجام دے رہا ہے اور نہ صرف آلہ بلکہ اس کے ارکان بھی جو سامعین کے آگے

پیچھے دائیں بائیں ہر طرف لگے ہوئے ہیں تو سوال یہ ہے کہ سامعین اب خطیب کی طرف متوجہ ہوں یا آلہ اور ہارن کی طرف کریں تو کونسی ہارن کی طرف نیز خطیب کا کھڑا ہونا بھی سنت کے درجے میں ضروری ہے اس آلہ کے ہوتے ہوئے یہ ضرورت بھی ایک حد تک باقی نہیں رہتی ہے نیز خطیب کا منبر پر ہونا بھی مسنون ہے جسمیں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ خطیب کے مشروع اور غیر مشروع حالات کا دور تک معاینہ اور مشاہدہ ہو سکے اور اس کے جذبات حالیہ قوم پر اثر انداز ہو سکیں یہ آلہ اس سنت کے بھی بعض مقاصد میں مزاحم ہے نیز خطبہ ثانیہ میں خطیب کا پست آواز کرنا بھی سنت ہے لیکن یہ آلہ اس کی پست آواز کو بھی اس کی بلند آواز سے بھی زیادہ بلند کرنے والا ہے اس صورت میں خطیب اگر خطبہ اولیٰ کی بہ نسبت پست آواز نکالے مگر سامعین تو بلند آواز سننے کی مشقت میں مبتلا ہوں گے اور با لآخر یہ خطیب بلند آواز نکالنے کی مشقت سے چھوٹ گیا ہے مگر بلند آواز سننے کی مشقت سے اسکو رہائی نہیں ہوئی غرض اس آلہ کے ہوتے ہوئے خطبہ ثانیہ میں پستی آواز کی سنت متروک ہو جائیگی

اسی طرح اس آلہ کا استعمال امام کیلئے نہایت درجہ بدعت مذمومہ ہے اور نماز کو مکروہ تحریمی بلکہ فاسد و باطل کرنے والا ہے کیونکہ از روئے قواعد تجوید اس آلہ کے استعمال سے بولنے والے کی آواز کی خفی کا مفقود ہونا لازمی امر ہے لیکن کبھی تغیر کم ہوتا ہے کبھی زیادہ اور کبھی تغیر قبیح اور اقبح پیدا ہو جاتا ہے ان تغیرات اربعہ میں سے ایک نہ ایک تغیر ہر لاؤڈ سپیکر میں ضرور پایا جاتا ہے اگر یہ آلہ نہایت جدید و اعلیٰ ہو کہ اس کے سبب صحت تلفظ میں اصلاً فرق نہ آئے حرف و حروف میں معمولی سا تغیر ہوتا ہو تو اس صورت میں نماز مکروہ ہو جائے گی چنانچہ فقہائے کرام تصریح فرماتے ہیں کہ امام اپنے منہ میں کوئی چیز رکھے ہوئے قرأت کرے تو اس سبب سے قرأت میں کم تغیر پیدا ہوگی تو نماز مکروہ ہو گی اور تغیرات فاحش پیدا ہو کہ وہ شے صحت تلفظ سے مانع ہے

تو نماز فاسد ہو جائیگی۔ اس صورت میں اسی کے پیچھے نمازی کے اقتدا کی شکل بھی داخل ہے اور تغیر قبیح یہ کہ صحت تلفظ بگڑنے کیساتھ آواز بھی نہایت کریہہ ہو جائے اور تغیر اقبح یہ کہ اس میں سے گرگری سی آواز نکلنے لگے جب اس کی آواز امام کی آواز قرار دی جائے تو ظاہر ہے کہ امام کی ایسی بھونڈی قرأت مفسد نماز ہے نیز باریں اس آلہ کے استعمال کی تین ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یہ آلہ امام کے گلے میں حمائل ہو یا سامنے یا دائیں بائیں رکھا جائے ہر صورت میں نماز مکروہ اور خلاف سنت ہوگی۔ چنانچہ فقہائے کرام تصریح فرماتے ہیں تلوار وغیرہ کوئی ایسی شے حمائل کئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے جو نمازی کو اپنی جانب مشغول کرے اور اگر یہ آلہ امام کے دائیں بائیں رکھا جائے تو یقیناً اتنی طاقت والا ہو گا جو امام کے خفی آواز کو بھی منتشر کردے گا لہٰذا جو اذکار سراً مسنون ہیں وہ اس کے سبب جہراً ادا ہوں گے اور یہ مکروہ و خلاف سنت ہے نیز کبھی اس کی آواز رک رک کر نکلتی ہے جب اس کی آواز امام کی آواز قرار دی جائے تو اس صورت میں دور کے مقتدیوں کے حق میں امام کو ہکلا قرار دیا جائے گا اور ہکلے کے پیچھے غیر ہکلے کی اقتدا درست نہیں نیز کبھی اس میں سے بے معنی صوت نکلنے لگتی ہے تو اس لحاظ سے امام کو معتوہ قرار دیا جائے گا جس کی امامت غیر معتوہ کے لئے جائز نہیں کبھی اس میں فنغ یعنی قافاہ قافاہ وغیرہ جیسے نقائص پیدا ہو جاتے ہیں غیر معذور کے لئے ان نقائص کے ساتھ قرأت سخت حرام و مفسد نماز ہے نیز بازار وغیرہ میں قرآن شریف پڑھنا جہاں لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں گناہ ہے اور امام کے لئے اس آلہ کا استعمال کرنا اکثر اس قباحت کو مستلزم ہو گا نیز یہ آلہ نمازیوں کے انتشار کا سبب بھی ہو سکتا ہے جبکہ دوران نماز میں خبط ہو جائے اور درست کرنے والا اس کے درست کرنے پر قادر نہ ہو یہ تقریر اس صورت میں ہے جب کہ اس آلہ کی آواز امام کی آواز قرار دی جائے اور اس کی آواز گنبد کی آواز کے مانند غیر امام

کی قرار دی جائے تو اس کی آواز پر اقتدا کرنے والوں کی نماز سرے سے باطل ہو گی جیسا کہ بعض علماء نے محقق و مبرہن فرمایا جب بولنے والے کی آواز اس آلہ سے ٹکرا کر اور گنبد کی آواز سے زیادہ متغیر ہو کر چاروں طرف پھیلتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کو گنبد کی آواز کے مانند غیر امام کی آواز قرار دیا جائے اگر یہاں یہ شبہ پیدا کیا جائے کہ گنبد کی صدا بولنے والے کی آواز سے صاف طور پر الگ مسموع ہوتی ہے اور لاؤڈ اسپیکر کی آواز بولنے والے کی آواز کے ساتھ ایسی مدغم ہو گئی ہے کہ الگ مسموع نہیں ہوتی تو اس کا جواب یہ ہے الگ مسموع نہ ہونے کا سبب مدغم ہونا نہیں بلکہ آواز ٹکرانے کی جگہ کا نزدیک ہونا ہے چنانچہ اگر بولنے والا یہ آلہ اپنے منہ سے کچھ فاصلہ پر رکھے تو قریب کے سامعین پر یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اس آلے کی آواز بولنے والے کی آواز سے بالکل جدا ہے کیوں کہ وہ دو آوازیں بالکل صاف سنتے ہیں ایک بولنے والے کی اصل آواز دوسرے آلہ سے متغیر شدہ آواز اور اگر اس پہلو پر نظر ڈالی جائے کہ اس آلہ کے استعمال کے وقت اس کا ایک نگراں ضرور مقرر رہتا ہے جو اس آواز بند کرنے پر اور جاری کرنے پر پوری قدرت رکھتا ہے حتیٰ کہ یہ قدرت بولنے والے کو حاصل نہیں تو اس لحاظ سے بھی اس آلہ کی آواز جن کی غیر امام ہی قرار دی جائے گی خصوصاً یہ آلہ تکبیر تحریمہ کے بعد اس کی آواز کھولی جائے، یا اس کا نگراں دوران نماز میں اس کی آواز بند کر کے کھول دے کہ ان تینوں صورتوں میں اس آلہ کی آواز ہو گا بالکل ظاہر ہے کہ غیر کی نقل و اختیار پر جاری ہوتی اور یہ تو بر سبیل تنزل کہا گیا ورنہ حق حق بالاتباع وہی ہے جو اعلیٰ حضرت حامی سنت ماحی بدعت امام اہل سنت دامت برکاتہم نے محقق و مبرہن فرمایا فشکر اللہ سعیہم فجزاہم اللہ عنا خیر الجزاء اور آلہ میں اذان کی کراہت کی دو سبب تحریر فرمائے ان کے علاوہ عدم جواز کو ایک یہ بھی ہے کہ اس آلہ میں بولتے والے کو اکثر

اس کی خوبیوں کا احساس نہیں ہوتا لہٰذا موذن وغیرہ کے لئے اپنی آواز وغیرہ عبادات کو خرابیوں کے خطرہ میں ڈالنا کیسے جائز ہو سکتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

احقر شرف احمد غفرلہ امام مسجد شیخان باڑہ دہلی۔

حضور پر نور مصنف بہار شریعت حضرت صدر الشریعت مولانا الحاج مولوی مفتی ابو العلا محمد امجد علی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا علم و فضل مسلم ہے آپ کی فقاہت سب پر روشن ہے نماز میں لاؤڈ اسپیکر لگانے کے متعلق حضرت صدر الشریعت رحمۃ اللہ علیہ کا واجب العمل فتویٰ۔

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ عیدگاہ نماز یا خطبہ عید کے لیے محراب میں یا منبر پر مائیکرو فون (آلہ مکبر الصوت) لاؤڈ اسپیکر لگانا جائز ہے یا نہیں؟ لگانے والا شرعی مجرم ہے یا مستحق ثواب۔ امام کیا اکہ مذکور پر نماز پڑھنا یا منبر پر اپنے سامنے لگا کر خطبہ پڑھنا جائز ہے تو ایسا کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے بینوا توجروا۔

جواب

خطبہ کی حالت میں آلہ مکبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) لگانے میں کوئی حرج نہیں مگر نماز کی حالت میں امام کا اس آلہ کو استعمال کرنا درست نہیں اس آلہ کے ذریعہ سے جن لوگوں نے تکبیرات کی آواز سنکر رکوع و سجود کیا ان کی نمازیں نہیں ہوئیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاویٰ امجدیہ جلد دوم صفحہ ۹۹۶ و صفحہ ۹۹۷۔

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہرگز درست نہیں

حضرت مفتی اعظم ہند کا فتویٰ مع تصدیقات علمائے ملت اسلامیہ

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر لگانا جائز یا ممنوع و مکروہ ہے۔ سائل سید زاہد علی صاحب متعلم دار العلوم مظہر اسلام لائلپور (پاکستان)

الجواب۔ وقت نماز لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہرگز ہرگز نہ ہو اگرچہ وہ ایسا ہو کہ خود آواز
لے لیتا ہو اس میں آواز نہ ڈھلی جاتی ہو اگرچہ تحقیق سے یہی ثابت ہو کہ اس سے جو
آواز مسموع ہوتی ہے وہ متکلم ہی کی آواز ہے ایک مذہب اس میں یہ بھی ہے کہ
وہ آواز غیر ہے اس کو مرجوح رکھا جائے اعتبار متکلم کی اس آواز کا ہے جو اس کے
دہن سے نکلی ہو اور فضا کی ہوا متحرک کرتی ہوئے بے کسی اور قوت کے کان تک پہنچی
وہ آواز جو کسی قاسر سے ٹکرا کر سکون پا گئی اور اس قاسر کی ٹکر کی قوت سے جو متحرک
ہو کر پلٹی اس کا نہیں جیسے گنبد سے ٹکرا کر جو آواز پلٹتی ہے یا کنوئیں کی پلٹی ہوئی آواز
یا صحرا کی صدائے بازگشت نامعتبر ہے۔ آیت سجدہ پلٹی ہوئی آواز سے جسے
مسموع ہو اس پر سجدہ اس لئے واجب نہیں ہوتا کہ اب جو پلٹی ہوئی آواز ہے
یہ اگرچہ وہی و ہی قاری سے نکلی ہوئی ہے مگر قاسر سے ٹکرانے کی وجہ سے اس حیثیت
کی نہ رہی اب اس قاسر کی ٹکر کی قوت سے کان تک پہنچی ہے (لاؤڈ اسپیکر میں)
یہ نہیں کہ تخلی کی قوت سے فضا کی ہوائے قاسر جہاں تک دفع ہو گئی ہے بے کسی
اور قاسر سے ٹکرائے ہوئے بے اس قاسر کی قوت دفع کے شامل ہوئے محض تخلی
کے اس فعل سے کان تک پہنچی ہے ھذا ما عندی والعلم بالحق عند الباری
وتعالیٰ اعلم اعلیٰحضرت قدس سرہ کی کوئی عبارت ایسی نہیں ہے جس سے
یہ سمجھا جائے کہ اعلیٰحضرت قدس سرہ کے نزدیک محض لاؤڈ اسپیکر کی آواز پہ
انتقالات کرنے والے کی نماز درست ہے واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفےٰ رضا خاں

(۱) ھذا الحکم العالم المطاع وما علینا الا الاتباع فقیر ابوالمحامد سید محمد اشرفی
جیلانی (محدث اعظم ہند)

(۲) الجواب ھو الصواب عبد العزیز عفی عنہ شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ مبارکپور۔

(۳) ھذا ما ظہر لی الآن لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔
الفقیر حبیب الرحمٰن القادری (مجاہد ملت صدر آل انڈیا تبلیغ سیرت)

(۴) الجواب صحیح غلام محمد خاں جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور نزیل بریلی شریف۔

(۵) الجواب صحیح واللہ و رسولہ عالم جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
فقیر ابوالطاہر محمد طیب قادری عفرلہ مفتی شہر جاورہ۔

(۶) ھذا الصواب فی ما اجاب واللہ و رسولہ اعلم بالصواب جل جلالہ
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ آلہ واصحابہ فقیر عبید الحشمت محمد یعقوب قادری
رضوی حشمتی دھانے پوری گونڈہ وارد حال پیلی بھیت شریف۔

(۷) الجواب صحیح تراب علی خطیب جامع مسجد چمن گنج کانپور۔

(۸) واشھد بذا الاعلان الجواب کذالک فقیر محمد حبیب اشرفی قادری۔

(۹) ھذا ھو الحق المبین واللہ تعالیٰ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فقیر ابوالوجاہت عبید الضیاء محمد وجیہ الدین قادری رضوی
ضیائی غازی پوری غفرلہ المولیٰ القوی ذنبہ الصوری والمعنوی خادم آستانہ
عالیہ ضیائیہ پیلی بھیت ۲۸ صفر ۱۳۸۰ھ۔

(۱۰) الجواب ھو الصواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب فقیر عبد الحکیم اشرفی پورنوی
۲ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

(۱۱) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم علمہ اتم واحکم محمد نذیر احمد قادری رضوی صدر مدرس
مدرسہ آستانہ عالیہ شیریہ پیلی بھیت۔

(۱۲) الجواب ھو الصواب بعون الملک الوھاب محمد صدیق اللہ صدیقی بستوی مقیم حال
پیلی بھیت

(۱۳) فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی